قال تعالیٰ: إِنَّ الصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (النساء: ۱۰۳)

صلاۃ مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے

مُختصرُ الصّلاۃ

تالیف

علامہ محمد ناصر الدین البانی

www.KitaboSunnat.com

و

مُختصرُ الکبائرِ

تالیف

علامہ شمس الدین ذہبی

ترجمہ

بدر الزماں نیپالی

(۲)

جامعۃ التوحید، بجوا، کپل بستو، نیپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

قال تعالیٰ: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء)
صلاۃ مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے

مُختصرُ الصّلاۃ

تالیف
علامہ محمد ناصر الدین البانی

و

مُختصرُ الکبائر

تالیف
علامہ شمس الدین ذہبی
ترجمہ
بدر الزماں نیپالی

۲

جامعۃ التوحید، بجوا، کپل بستو، نیپال

صفحات	ن
۲۰	کی طرف چلنا
۲۰	ریں
۲۰	
۲۰	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

: مختصر الصلاۃ و مختصر الکبائر

: ۱۹۸۱ء و ۱۹۹۴ء

: دوم و اوّل

: ۱۹۹۴ء

: ۵۶

: ایک ہزار

سہیل احمد ملک O-20 ٹبلا ہاؤس، نئی دہلی ۲۵

برائے مفت تقسیم

- تعویذ گنڈہ کی حقیقت
- تارکِ صلاۃ کا حکم
- نماز مقبول (راز)
- کیا قرآن کو سمجھ کر پڑھنا ضروری نہیں؟
- موضوع اور ضعیف حدیثوں کا چلن

ملنے کے پتے

جامعۃ التوحید، بجوا، پوسٹ بکس ۱۴ کپل بستو تولہوا - نیپال

[redacted] محمد یوسف ٹبلہ D-1 / 321 اوکھلا گاؤں، مین روڈ، نئی دہلی ۲۵

~~UF 9033~~
MR MOHD. YUSUF
C/O UNIQUE TRADERS
5174 BALLIMARAN STREET
DELHI 110 006

بدر الزماں جی ۳/۲ ٹبلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	دو باتیں	۶	۱۴	کسی کو روکنے کے لیے آگے کی طرف چلنا	۲۰
۲	تقدیم	۸	۱۵	صلاۃ توڑ دینے والی چیزیں	۲۰
۳	کعبہ کا استقبال	۱۲	۱۶	نیت	۲۰
۴	غلطی سے کعبہ کے علاوہ کسی رُخ پر	۱۲	۱۷	تکبیر	۲۰
	صلاۃ کا حکم	۱۲	۱۸	رفع الیدین اور اس کی کیفیت	۲۱
۵	قیام	۱۳	۱۹	ہاتھ باندھنے کی کیفیت، رکھنے کی جگہ	۲۳
۶	کشتی اور جہاز پر صلاۃ	۱۴	۲۰	خشوع اور سجدہ گاہ کی طرف دیکھنا	۲۴
۷	قیام اور قعود کو اکٹھا کر دینا	۱۴	۲۱	دعاء استفتاح	۲۴
۸	جوتوں میں صلاۃ	۱۴	۲۲	قراءت	۲۵
۹	منبر پر صلاۃ	۱۵	۲۳	قراءتِ فاتحہ	۲۵
۱۰	سترہ کی طرف صلاۃ پڑھنے کا وجوب	۱۶	۲۴	مقتدی کا سورۂ فاتحہ پڑھنا	۲۶
۱۱	سترہ کی بلندی کی مقدار	۱۷	۲۵	سورۂ فاتحہ کے بعد قراءت	۳۴
۱۲	قبروں کی طرف رُخ کر کے صلاۃ		۲۶	ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا	۳۴
	پڑھنے کی حرمت	۱۸	۲۷	جہری اور سرّی قراءت	۳۵
۱۳	مصلّی کے سامنے سے گذرنے والے	۱۸	۲۸	قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھنا	۳۵
	کو روکنے کے لیے آگے	۱۹	۲۹	امام کو لقمہ دینا	۳۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحات	نمبر شمار	مضامین	صفحات
۳۰	رکوع	۳۶	۴۲	انگلی ہلانا اور اسے دیکھنا	۴۵
۳۱	رکوع کی کیفیت	۳۶	۴۳	دعا، تشہد اور اس کے بعد کی دعا	۴۵
۳۲	ارکان کی مقدار میں برابری	۳۷	۴۴	تیسری اور چوتھی رکعت	۴۸
۳۳	رکوع سے کھڑے ہونا	۳۸	۴۵	قنوتِ نازلہ اور اسے پڑھنے کی جگہ	۴۸
۳۴	سجدہ	۳۸	۴۶	قنوت وتر اور اُسے پڑھنے کی جگہ	۴۹
۳۵	ہاتھوں کے بل گرنا	۳۹		اور دعا	۴۹
۳۶	سجدہ میں اعتدال	۴۰	۴۷	آخری تشہد اور تورک	۵۱
۳۷	دونوں سجدوں کے درمیان کی بیٹھک	۴۱	۴۸	درود بھیجنے اور چار چیزوں سے	
۳۸	دوسرا سجدہ	۴۳		پناہ مانگنے کا وجوب	۵۱
۳۹	جلسۂ استراحت	۴۳	۴۹	سلام کے پہلے دعا	۵۲
۴۰	دوسری رکعت	۴۳	۵۰	سلام اور اس کی قسمیں	۵۲
۴۱	تشہد کی بیٹھک	۴۴		مختصر الکبائر	۵۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین۔

جامعۃ التوحید نے اپنی سرگرمیوں کو خواص وعوام کے دو حلقوں میں تقسیم کر کے کام شروع کیا ہے۔ اسی لیے جہاں وہ تعلیم وتربیت کے ذریعہ ایک طبقہ کو خواص میں سے بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ دوسرے طبقہ کو اسلامی عقیدہ وفکر وعمل، اور اخلاق وکردار کا آئینہ دکھانے میں پوری دلچسپی رکھتا ہے۔ اس کے لیے زبانی دعوت وتبلیغ اور توجیہ وارشاد کے علاوہ تحریری طریق دعوت کو اہم، مؤثر اور کافی دیرپا تصور کر کے اپنایا گیا ہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ اس ادارہ کی پہلی پیشکش "اسلامی خاندان" اسی سال شائع ہوئی اب یہ صلاۃ کے موضوع پر دنیا کے سب سے بڑے محدث علامہ محمد ناصر الدین البانی حفظہ اللہ کی کتاب "تلخیص صفۃ صلاۃ النبی" کا ترجمہ (جس کا پہلا ایڈیشن دار الکتاب نئی دہلی سے ۱۹۸۴ء میں بنام "نماز" شائع ہوا تھا۔ اور ترجمہ کی بعض اصلاحات کے بعد اسے "مختصر الصلاۃ" کا نام دیا گیا ہے) شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ بطور تتمہ علامہ ذہبی کی کتاب الکبائر کی تلخیص بھی شاملِ اشاعت ہے تاکہ گناہ کبیرہ کا سرسری علم حاصل ہو جائے اور ان سے کلی اجتناب کر کے اللہ کی رحمت ومغفرت کا مستحق بنا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے ذریعہ عوام وخواص کو یکساں فائدہ ہو اور اسے قابلِ استفادہ بنانے میں مؤلفین سے لے کر ناشر تک ہر شریکِ کار کو اپنی خوشنودی سے نوازے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

۱۹۹۴/۱۲/۲۶ء

بدر الزماں نیپالی

جی ۳/۲ بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی ۲۵-۱۱۰۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دو باتیں

(۱) اس مختصر سی کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اسے اس دور کے سب سے بڑے عالم حدیث علامہ محمد ناصر الدین البانی حفظہ اللہ نے اپنی مفصل کتاب "صفۃ صلاۃ النبی" کی تلخیص کر کے پیش کیا ہے تاکہ علمی مباحث کے دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صلاۃ پڑھتے دیکھنے کا جو تسلسل کٹ جاتا ہے، اسے پیش کیا جا سکے۔

گو اس موضوع پر اردو داں حلقوں میں بہت سی کتابیں ہیں لیکن احادیث کی صحت کا التزام کر کے صلاۃ میں پیش آنے والے ہر جزئیہ کو بیان کرنے والی کوئی کتاب اتنے مختصر انداز میں موجود نہیں ہے، اس لیے اس کتاب کو اردو میں منتقل کرنا مناسب سمجھا گیا۔

اس کتابچہ میں ہر جزء کی دلیل ذکر نہیں کی گئی ہے کیونکہ دلیل تلاش کرنے والے کے لیے پہلے ہی مفصل کتاب لکھی جا چکی ہے۔

ہاں بعض جگہوں پر ضرورت کے مطابق مؤلف نے دلیل ذکر کی ہے اور کچھ جگہوں پر مترجم نے اصل کتاب سے دلیلیں نقل کر دی ہیں۔

(۲) اللہ کا شکر ہے کہ علامہ البانی حفظہ اللہ کی کتاب "الحدیث حجۃ بنفسہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فی العقائد والاحکام" کا ترجمہ بنام "حدیث ـــــ ایک مستقل حجت[1]" شائع کرنے کے بعد آپ کی یہ دوسری کتاب ہے جسے اردو کا جامہ پہناتے کی مجھے توفیق ملی۔ اللہ کرے اسے بھی شرفِ قبولیت حاصل ہو۔

البانی صاحب سے مدینہ منورہ میں ۷ رشوال ۱۴۰۵ھ کو ایک ملاقات کے دوران اس ترجمہ کی اشاعت کے لیے زبانی اجازت بھی حاصل کر لی ہے۔

چونکہ ترجمہ میں تعبیر کی خامیوں کا امکان ہے اس لیے اہلِ علم سے گذارش ہے کہ مترجم کو ترجمانی کی کوتاہیوں سے آگاہ کریں، اور تبلیغ دین کے اس کارِ خیر میں ہاتھ بٹائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری کوششیں صحیح رخ پر لگائے، مقاصد میں کامیاب کرے اور اس کتابچہ کو اس کے پڑھنے والوں کے لیے مفید بنائے (آمین)

بدر الزماں محمد شفیع نیپالی
جامعہ اسلامیہ
مدینہ منورہ
۱۸/۱/۳/۱۴۰۳ھ
مطابق ۴/۱۱/۱۹۸۲ء

---

(۱) اور دوبارہ بنام "حجیت حدیث" ۱۴۰۵ھ میں مئوناتھ بھنجن سے شائع ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقدیم

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له۔

وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله۔

أما بعد۔

مجھ سے فاضل بھائی علامہ زُہیر شاویش مالک المکتب الإسلامی نے مطالبہ کیا تھا کہ اپنی کتاب "صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کو مختصر اور عام فہم کر دوں۔

چونکہ مطالبہ نہایت بابرکت اور اس خیال کے عین مطابق تھا جو ایک زمانہ سے میرے دل میں آتا تھا، اور عرصہ پہلے یہی مطالبہ کسی بھائی یا دوست سے سُن چکا تھا۔ اس لیے میرا حوصلہ بڑھا کہ بہت سے علمی کاموں میں اپنے مشغول ترین وقت کا تھوڑا سا حصّہ اس کام کے لیے نکالوں۔

چنانچہ اس مطالبہ کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لیے اپنی پوری کوشش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صرف کردی۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے دست بدعا ہوا کہ یہ صرف اس کی رضا کی خاطر ہو اور اس سے مسلمان بھائیوں کو فائدہ پہنچے۔

اس اختصار میں میں نے (اصل کتاب) صفۃ صلاۃ النبی پر بعض ایسے فوائد کا اضافہ کیا جو یاد آ گئے، اور جن کو تلخیص واختصار کرتے ہوئے ذکر کرنا مناسب سمجھا۔ اسی طرح حدیث یا اذکار و اوراد کے بعض جملوں میں آئے بعض الفاظ کی شرح وتوضیح پر بھی خصوصی توجہ رہی۔ اس میں بہت سے مستقل عناوین اور بہت سی ذیلی اور توضیحی سرخیاں بڑھائی ہیں اور انکے نیچے کتاب کے مسائل، مسلسل نمبر کے ساتھ ذکر کیے ہیں۔ ہر مسئلہ کے ساتھ اس کے حکم کی تصریح کر دی ہے کہ رکن ہے یا واجب۔ اور جن مسائل کا حکم بیان کرنے میں خاموشی اختیار کی ہے وہ سنّت ہیں۔ اور ان میں سے بعض کے واجب ہونے کا احتمال ہے، اور سنّت یا واجب کی تصریح علمی تحقیق کے منافی ہے۔

رکن: وہ چیز ہے جس سے وہ چیز پوری ہوتی ہے جس کے اندر وہ ہے، اور اس کے نہ پائے جانے سے اس چیز کا بطلان لازم آتا ہے جس کا وہ رکن ہے۔ مثلاً صلاۃ کے اندر رکوع۔ یہ صلاۃ میں رکن ہے، اس کے نہ پائے جانے سے صلاۃ کا بطلان لازم آتا ہے۔

شرط: رکن ہی کی طرح ہے، ہاں البتہ جس کے اندر یہ چیز شرط ہوتی ہے اس سے خارج ہوتی ہے۔ جیسے صلاۃ کے اندر وضو۔ اس کے بغیر صلاۃ درست نہیں ہوگی۔

واجب: وہ ہے جس پر قرآن یا حدیث میں اُمر (حکم)، وارد ہوا ہو، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے رکن یا شرط ہونے پر کوئی دلیل نہ ہو، اور اس کے کرنے والے کو ثواب ملے، اور معذور کے علاوہ اس کے ہر چھوڑنے والے کو سزا ملے۔

فرض: واجب ہی کی طرح ہے۔ اس کے اور واجب کے درمیان فرق کرنا نئی اصطلاح ہے جس پر کوئی دلیل نہیں۔

سنّت: عبادات میں وہ عبادت ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر اور ہمیشہ کیا یا عام طور پر کیا اور اس کے کرنے کا کوئی واجبی حکم نہیں دیا اسی طرح اس کے کرنے والے کو ثواب ملے، اور چھوڑنے والے کو نہ سزا ہو نہ ہی اس پر سرزنش۔

بعض مقلّدین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے جو حدیث ذکر کیے ہیں کہ:

من ترك سنتي لم تنله شفاعتي

جس نے میری سنّت چھوڑ دی اسے میری شفاعت نہیں نصیب ہوگی۔

وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا، آپ پر بہتان باندھنے کے خوف کے سبب جائز نہیں ہے۔ آپ کا فرمان ہے:

من قال عليّ مالم أقل فليتبوّأ مقعده من النار

جو شخص مجھ پر اُس بات کا بہتان باندھے جسے میں نے نہیں کہا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

مزید یہ بات بتانی مناسب ہے کہ میں نے اس مختصر میں اصل کتاب کی طرح، چاروں مروج مذاہب میں سے کسی خاص مذہب کا التزام نہیں کیا ہے، بلکہ ان اہلحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرات کے مسلک کی پیروی کی ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ثابت حدیث سے استدلال کرنے کا التزام کرتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اِن کا مذہب اِن کے علاوہ تمام مذاہب سے قوی رہا ہے، جیسا کہ اس کی شہادت ہر مذہب کے منصف حضرات نے دی ہے۔ انھیں میں علامہ ابوالحسنات لکھنوی حنفی ہیں آپ فرماتے ہیں:

"اور کیوں نہ ہو جبکہ وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی وارث، اور آپ کی شریعت کے سچے جانشین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حشر انھیں لوگوں کے ساتھ کرے اور ہمیں انھیں کی محبت اور انھیں کے طریقہ پر وفات دے۔"

اللہ تعالیٰ امام احمد بن حنبل پر رحمت کرے، وہ فرماتے ہیں:

دین النبی محمد أخبارُ نعم المطیة للفتی آثارُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین خبریں ہیں، نوجوان کے لیے آثار کیا ہی بہترین سواری ہیں

لا ترغبن عن الحدیث وآلہ فالرأی لیل، والحدیث نهارُ

حدیث اور اہلحدیث سے اعراض مت کرو، کیونکہ رائے اور قیاس رات ہے اور حدیث دن

ولربما جهل الفتی أثر الهدی والشمس بازغة لها أنوارُ

بسا اوقات نوجوان نشانِ راہ نہیں جان پاتا، حالانکہ سورج اپنی جگمگاتی کرنوں کے ساتھ روشن ہوتا ہے۔

دمشق ۲۶ صفر ۱۳۹۲ھ

محمد ناصر الدین البانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱ــ کعبہ کا استقبال

(۱) مسلمان (کو چاہیے کہ) جب صلاۃ کے لیے کھڑا ہو تو کعبہ کا استقبال فرض اور نفل ہر ایک میں کرے، خواہ کہیں بھی ہو، یہ صلاۃ کے ان ارکان میں سے ایک ہے جن کے بغیر صلاۃ درست نہیں ہو سکتی۔

(۲) صلاۃ میں کعبہ کا استقبال خوف اور سخت لڑائی کے دوران، لڑائی کرنے والے سے ساقط ہو جاتا ہے۔

- اور استقبال کرنے سے عاجز جیسے مریض یا کشتی یا موٹر یا جہاز پر سوار سے ساقط ہو جاتا ہے جبکہ صلاۃ کا وقت نکل جانے کا خدشہ ہو۔
- اور نفلی صلاۃ یا وتر اس حالت میں پڑھنے والے سے ساقط ہو جاتا ہے کہ وہ چوپایہ یا کسی اور چیز پر سوار ہو کر چل رہا ہو۔ ایسے شخص کے لیے مستحب یہ ہے کہ۔ اگر ممکن ہو تو۔ نیت باندھنے کی تکبیر کہتے وقت سواری کو قبلہ کی جہت کر لے، پھر اسے اپنے سفر کی جو بھی جہت ہو اس طرف موڑ لے۔

(۳) کعبہ کو آنکھ سے دیکھنے والے پر واجب ہے کہ وہ عین کعبہ کا استقبال کرے، البتہ جو کعبہ کو دیکھ نہ رہا ہو وہ اس کی جہت اور سمت کا استقبال کرے۔

۲ــ غلطی سے کعبہ کے علاوہ کسی طرف رخ کر کے صلاۃ پڑھنے کا حکم

(۴) اگر کسی نے بادل یا کسی اور چیز کی وجہ سے کوشش اور تحری (صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چیز پانے کا قصد کرنا) کے بعد قبلہ کے سوا کسی طرف رخ کر کے صلاۃ پڑھ لی تو اس کی صلاۃ درست ہوگی، اس کو دہرانا لازم نہ ہوگا۔

(۵) اگر صلاۃ پڑھتے وقت کوئی قابلِ اعتبار شخص آئے اور قبلہ کی جہت بتائے تو اسے قبلہ کا استقبال پہلی فرصت میں کر لینا چاہیے اور اس کی صلاۃ درست ہوگی۔

۲ــــ قیام

(۶) مصلی پر واجب ہے کہ کھڑا ہو کر صلاۃ پڑھے، قیام رکن ہے۔

اس حکم سے خارج:

- خوف اور سخت لڑائی میں صلاۃ پڑھنے والا ہے۔ اس کے لیے سوار ہو کر پڑھنا جائز ہے۔
- کھڑا ہونے سے عاجز مریض ہے۔ اگر اسے طاقت ہو تو بیٹھ کر ورنہ پہلو کے بل پڑھنا جائز ہے۔
- اور نفلی صلاۃ پڑھنے والا ہے۔ اس کے لیے سوار ہو کر یا چاہے تو بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔ رکوع اور سجدہ سر کے اشارہ سے کرے گا۔ اسی طرح مریض بھی کرے گا۔ اور سجدہ کو رکوع سے پست رکھے گا۔

(۷) بیٹھ کر صلاۃ پڑھنے والے کے لیے زمین پر اونچی چیز رکھ کر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے، ہاں اگر زمین پر پیشانی ٹیکنے کی طاقت نہ ہو تو سجدہ رکوع سے پست رکھے گا، جیسا کہ ذکر ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کشتی اور جہاز پر صلاۃ

(۸) فرض صلاۃ کشتی اور اسی طرح جہاز پر جائز ہے۔

(۹) دونوں چیزوں میں صلاۃ پڑھنے والے کے لیے بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے اگر اسے گر پڑنے کا اندیشہ ہو۔

(۱۰) بڑھاپے یا جسمانی کمزوری کی وجہ سے دورانِ قیام کسی ستون یا لاٹھی کا سہارا لینا جائز ہے۔

قیام اور قعود کو اکٹھا کرنا

(۱۱) رات کی صلاۃ (تہجد یا تراویح) کھڑے ہو کر یا بلا عذر بیٹھ کر، اور دونوں کو اکٹھا کر دینا جائز ہے اس طرح کہ صلاۃ پڑھے تو قراءت بیٹھ کر کرے پھر رکوع کے کچھ پہلے کھڑا ہو جائے اور باقی آیتیں کھڑا ہو کر پڑھے، پھر رکوع اور سجدہ کرے۔ اور اسی طرح دوسری رکعت میں بھی کرے۔

(۱۲) بیٹھ کر پڑھے تو چار زانو ہو کر یا کوئی دوسری بیٹھک جس میں اسے آرام ہو، بیٹھے۔

جوتوں میں صلاۃ

(۱۳) صلاۃ ننگے پیر اسی طرح جائز ہے جیسے جوتا پہن کر جائز ہے۔

(۱۴) افضل یہ ہے کہ کبھی اِس طرح اور کبھی اُس طرح جیسے آسان ہو پڑھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ پڑھنے کے لیے نہ تو جوتوں کے پہننے میں تکلف کرے نہ نکالنے میں، بلکہ ننگا پیر ہو تو ننگے پڑھ لے، اور جوتے پہنے ہو تو پہنے ہوئے پڑھ لے، البتہ اگر کوئی مانع ہو تو (پہننے اور نکالنے دونوں میں) تکلف کر سکتا ہے۔

(۱۵) جوتوں کو نکالے تو انھیں اپنے دائیں نہ رکھے بلکہ اگر کوئی اس کے بائیں نہ پڑھ رہا ہو تو بائیں رکھے ورنہ اپنے پیروں کے درمیان رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں صحیح حکم ثابت ہے(۱)

منبر پر صلاۃ

(۱۶) اونچی جگہ مثلاً منبر پر لوگوں کو تعلیم دینے کے لیے امام کی صلاۃ جائز ہے(۲) وہ منبر پر کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہے، قراءت کرے اور اسی پر رکوع کرے

---

(۱) میرا خیال ہے کہ اس میں اس طرف لطیف اشارہ ہے کہ جوتوں کو اپنے سامنے نہیں رکھے گا۔ یہ ایسی تعلیم ہے جس میں عام مصلی کوتاہی کرتے ہیں، چنانچہ وہ اپنے جوتوں کی طرف رخ کر کے صلاۃ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: حواشی سب البانی صاحب کے ہیں اس لیے جس جگہ میرا حاشیہ ہے وہاں حاشیہ کے بعد "مترجم" لکھ دیا گیا ہے تاکہ دونوں حواشی میں تفریق کی جا سکے۔

(۲) لیکن عام حالات میں امام کی جگہ کا اونچا اور مقتدیوں کی جگہ کا نیچا ہونا مکروہ ہے۔ (دیکھیے ابوداود حدیث ۵۹۷، ابن خزیمہ، دارقطنی ۲/۸۸، المجموع شرح المہذب ۴/۲۹۴-۲۹۵ "مترجم"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر الٹے پاؤں لوٹے یہاں تک کہ منبر کے نیچے زمین پر اچھی طرح سجدہ کرسکے، اس کے بعد منبر کی طرف پلٹے اور پہلی رکعت میں جس طرح کیا تھا دوسری رکعت میں بھی کرے۔

سترہ کی طرف صلاۃ پڑھنے اور اس کے قریب ہونے کا وجوب

(١٧) مصلی پر واجب ہے کہ وہ سترہ کی طرف صلاۃ پڑھے، اس سلسلے میں مسجد اور غیر مسجد کی تفریق نہیں ہے، اور نہ ہی سترہ کے چھوٹا اور بڑا ہونے میں کوئی فرق ہے کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لا تصل إلا إلى سترة، ولا تدع احدا يمر بين يديك،

فإن أبى فلتقاتله فإن معه القرين۔ (١)

بلا سترہ صلاۃ مت پڑھو، اور کسی کو اپنے آگے سے گذرتا نہ چھوڑو، اس پر اگر وہ نہ مانے تو اس سے چھیڑ چھاڑ کرو کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

(١٨) واجب ہے کہ سترہ سے متصل کھڑا ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے۔

(١٩) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سجدہ گاہ اور اس دیوار کے درمیان جس کی طرف رخ کرکے آپ صلاۃ پڑھتے تھے، بکری گذرنے کی مقدار بھر جگہ تھی اس لیے جس نے ایسا کرلیا وہ سترہ سے قریب ہونے کا واجبی حکم بجالایا (٢)

---

(١) صحیح ابن خزیمہ ٢/١٠

(٢) میں کہتا ہوں: اسی سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کا سیریا اور اس کے علاوہ دوسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سترہ کی بلندی کی مقدار

(۲۰) واجب ہے کہ سترہ زمین سے ایک یا دو بالشت اونچا ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

إذا وضع أحدكم بين يديه مثل مؤخرة[1] الرحل فليصل ولا يبالي من مرّ وراء ذلك۔[2]

جب کوئی شخص کجاوے کے پچھلے حصّہ کی طرح کوئی چیز اپنے سامنے رکھ لے تو اسے چاہیے کہ صلاۃ پڑھے اور اس کے باہر سے آنے جانے والوں کی پرواہ نہ کرے۔

(۲۱) مصلی بلا کسی روک کے سترہ کی طرف رخ کرے کیونکہ سترہ سامنے رکھ کر صلاۃ پڑھنے کے حکم کا یہی ظاہری مفہوم ہے، سترہ سے دائیں یا بائیں ہو کر

(حاشیہ بقیہ صفحہ گذشتہ)

جگہوں کی تمام ان مسجدوں میں جن کا مشاہدہ میں نے کیا ہے، دیوار یا ستون سے دور مسجد کے بیچ میں صلاۃ پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور آپ کے فعل سے مکمل غفلت کا نتیجہ ہے۔

(۱) "مؤخرۃ الرحل" اس لکڑی کو کہتے ہیں جو کجاوے کے پچھلے حصّہ میں ہوتی ہے، اور اونٹ کا کجاوہ گھوڑے کی زین کی طرح ہوتا ہے۔

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ زمین پر لکیر کھینچنا (سترہ کے لیے) کافی نہ ہوگا۔ اس سلسلے کی مروی حدیث ضعیف ہے۔

(۲) مسلم وابوداود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس طرح کھڑا ہونا کہ اس کے بالکل سامنے نہ ہو ثابت نہیں ہے۔

(۲۲) زمین میں گڑی لاٹھی یا اس جیسی چیز، اور درخت یا ستون کی طرف رخ کر کے صلاۃ پڑھنی جائز ہے، اور چارپائی پر لحاف کے اندر لیٹی اپنی بیوی کی طرف، اور چوپائے کی طرف خواہ وہ اونٹ ہی کیوں نہ ہو۔ رخ کر کے صلاۃ پڑھنی جائز ہے۔

قبروں کی طرف رخ کر کے صلاۃ پڑھنے کی حرمت

(۲۳) قبروں کی طرف رخ کر کے صلاۃ پڑھنی مطلقاً جائز نہیں، قبریں خواہ انبیاء کی ہوں یا دوسروں کی۔

مصلّی کے آگے سے گذرنے کی حرمت خواہ مسجد حرام میں کیوں نہ ہو

(۲۴) مصلّی کے سامنے اگر سترہ ہو تو اس کے سامنے (سترہ کے اندر) سے گذرنا جائز نہیں، اس سلسلے میں مسجد حرام اور دوسری کسی مسجد میں کچھ بھی فرق نہیں، بلکہ ناجائز ہونے میں ساری مسجدیں برابر ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان عام ہے:

لو یعلم المار بین یدا المصلی ماذا علیه لکان أن یقف اربعین خیرا له أن یمر بین یدیه (۱)

(۱) صحیح بخاری: ابواب سترۃ المصلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر مصلی کے آگے سے گذرنے والا اپنا گناہ جان لے تو اسے چالیس (دن یا مہینہ یا سال) تک کھڑا رہنا، اس کے سامنے سے گذرنے سے اچھا لگے۔

اس سے مراد مصلی اور اس کی سجدہ گاہ کے درمیان سے گذرنا ہے۔(۱)

مصلی کے سامنے سے گذرنے والے کو روکنے کا وجوب گو مسجد حرام میں ہو

(۲۵) سترہ رکھ کر صلاۃ پڑھنے والے کے لیے نہیں جائز ہے کہ وہ گذرنے والے کو اپنے سامنے سے گذر جانے دے، کیونکہ حدیث گذر چکی ہے کہ "گذرنے والے کو اپنے سامنے سے نہ گذرنے دو" نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

إذا صلى أحدكم إلى شيئ يستره من الناس فأراد أحد أن يجتاز بين يديه فليدفع فى نحره، وليدرأ ما استطاع، (وفى رواية: فليمنعه مرتين) فإن

---

(۱) البتہ جو حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مطاف کے کنارے صلاۃ ادا فرمائی اور لوگ آپ کے سامنے سے گذر رہے تھے، صحیح نہیں ہے، باوجودیکہ اس میں یہ تصریح نہیں ہے کہ لوگوں کا گذر آپ کے اور آپ کی سجدہ گاہ کے درمیان ہو رہا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أبی فلیقاتله فإنما هو شیطان(۱)

جب کوئی کسی ایسی چیز کی طرف رخ کر کے صلاۃ پڑھے جو اس کے لیے سترہ کا کام دے رہی ہو، اور کوئی اسے پھاند کر اس کے آگے سے گذرنا چاہے تو اس کو آگے سے ڈھکیل دے، اور جہاں تک طاقت ہو اسے ہٹائے (ایک روایت میں ہے: اسے دو مرتبہ روکے) پھر اگر نہ مانے اور پار ہونا ہی چاہے تو اس سے چھیڑ چھاڑ کرے کیونکہ یہ شیطان ہے۔

کسی کو گذرنے سے روکنے کے لیے آگے کی طرف چلنا

۲۶) کسی غیر مکلف مثلاً چوپایہ یا بچہ کو آگے سے گذرنے سے روکنے کے لیے ایک قدم یا اس سے زیادہ آگے کی طرف چلنا جائز ہے، تاکہ وہ پیچھے سے گذرے۔

صلاۃ توڑ دینے والی چیزیں

۲۷) صلاۃ میں سترہ کی اہمیت یہ ہے کہ اگر کوئی اسے رکھ کر صلاۃ پڑھ رہا ہو تو یہ مصلی کے سامنے سے گذر کر صلاۃ فاسد کرنے والے کے لیے روک بن جاتا ہے۔

---

(۱) بخاری، مسلم، ابن خزیمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے برخلاف اگر کسی نے سترہ نہیں رکھا اور اس کے سامنے سے بالغہ عورت، اور اسی طرح گدھا اور کالا کتا گذر جائے تو اس کی صلاۃ ٹوٹ جاتی ہے۔

۳ — نیت

(۲۸) مصلی کے لیے ضروری ہے کہ جس صلاۃ کے لیے کھڑا ہو اس کی نیت کرے اور اپنے دل سے اس کو متعین کرے۔ مثلاً ظہر یا عصر کی فرض ہے یا ان کی سنت ہے۔

صلاۃ کے اندر نیت یا تو شرط ہے یا رکن۔

البتہ زبان سے نیت کے الفاظ بولنا بدعت اور مخالف سنت ہے۔ اور مقلدین جن اماموں کی پیروی کرتے ہیں ان میں سے کسی سے ثابت بھی نہیں ہے۔

۴ — تکبیر

(۲۹) اس کے بعد "اللہ اکبر" کہہ کر صلاۃ شروع کرے۔ اللہ اکبر کہنا رکن ہے کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

مفتاح الصلوٰۃ الطھور، وتحریمھا التکبیر وتحلیلھا التسلیم (۱)

وضو صلاۃ کی کنجی ہے، اور صلاۃ میں حرام کرنے والی

---

(۱) ابوداود، ترمذی، حاکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چیز (۱) تکبیر (اللہ اکبر کہنا) اور حلال کرنے والی چیز تسلیم (السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا) ہے۔

(۳۰) ہر صلاۃ میں اللہ اکبر کہتے ہوئے آواز بلند نہ کرے اِلا یہ کہ امام ہو۔

(۳۱) اگر ضرورت محسوس ہو تو مؤذن کے لیے جائز ہے کہ وہ امام کی تکبیر لوگوں تک پہنچائے۔ مثلاً امام مریض ہو اور اس کی آواز مدھم ہو، یا امام کے پیچھے مقتدیوں کی تعداد بڑی ہو۔

(۳۲) مقتدی اس وقت تک اللہ اکبر نہ کہے جب تک امام کہہ کر فارغ نہ ہو جائے۔

رفع یدین اور اس کی کیفیت

(۳۳) ہاتھوں کو اللہ اکبر کہتے ہوئے[۱]، یا کہنے سے پہلے[۲]، یا اس کے بعد[۳] اٹھائے یہ سب سنت سے ثابت ہے۔

(۳۴) رفع یدین کرتے وقت انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔

(۳۵) ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھائے، اور کبھی زیادہ اٹھائے یہاں تک کہ ہتھیلیوں کو کانوں کی لو کے برابر لے جائے۔ (۲)

---

(۱) یعنی صلاۃ کے باہر جو چیزیں حلال تھیں ان کو صلاۃ کے اندر حرام کرنے والی چیز تکبیر ہے اور جو چیزیں صلاۃ میں حرام تھیں اور ان کو صلاۃ کے باہر کرنا جائز تھا ان کو پھر سے جائز کرنے والی چیز تسلیم ہے۔ (مترجم)

(۲) ہاں البتہ انگوٹھوں سے کانوں کی لو چھونے کی کوئی بنیاد حدیث میں موجود نہیں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں کا باندھنا اور اس کی کیفیت

(۳۶) پھر تکبیر کہنے کے بعد دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے۔ یہ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ رہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اسی طرح کرنے کا حکم دیا ہے، اس لیے ہاتھوں کو نیچے لٹکتا ہوا چھوڑ دینا جائز نہیں ہے۔

(۳۷) دائیں ہاتھ کو بائیں ہتھیلی کی پشت، گٹے اور کلائی پر رکھے۔

(۳۸) اور کبھی کبھی دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑ لے (۱)

ہاتھ رکھنے کی جگہ

(۳۹) ہاتھوں کو صرف سینے پر رکھے، مرد اور عورت کا اس مسئلہ میں ایک ہی حکم ہے (۲)

(۴۰) دائیں ہاتھ کو کوکھ پر رکھنا جائز نہیں ہے۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

میرے نزدیک یہ دراصل ایک طرح کا وسوسہ ہے۔

(۱) بعض متأخرین کا یہ خیال کہ ایک ہی وقت میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا، اور پکڑے بھی رہنا زیادہ اچھا ہے، اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

(۲) ہاتھوں کو سینے کے علاوہ کسی بھی جگہ رکھنا یا تو ضعیف ہے یا بے بنیاد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خشوع اور سجدہ گاہ کی طرف دیکھنا

(۴۱) مصلّی پر لازم ہے کہ خشوع کے ساتھ صلاۃ پڑھے اور ہر اس چیز سے بچے جو اسے صلاۃ سے غافل کرسکتی ہو، مثلاً نقش ونگار۔ اسی وجہ سے اگر کھانا موجود ہو اور اسے کھانے کی خواہش ہو تو صلاۃ نہ پڑھے۔ اور نہ اس وقت پڑھے جب اسے پیشاب اور پاخانہ دھکے مار رہے ہوں۔

(۴۲) کھڑے رہ کر مصلّی اپنی سجدہ گاہ دیکھے۔

(۴۳) اور دائیں بائیں نہ مڑے کیونکہ ادھر ادھر مڑنے کے باعث شیطان بندے کی صلاۃ سے اچک لیتا ہے۔

(۴۴) مصلّی کا آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا جائز نہیں ہے۔

دعاء استفتاح

(۴۵) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت دعاؤں میں سے کوئی دعا قراءت کرنے سے پہلے پڑھے، دعائیں بہت سی ہیں۔ مشہور ترین دعا ہے:

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"

دعاء استفتاح پڑھنے کا حکم ثابت ہے اس لیے اس کو ضرور پڑھنا چاہیے۔[1]

---

(۱) باقی دعاؤں کے لیے دیکھیے صفۃ صلاۃ النبی ص ۸۳ - ۸۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵ — قراءت

(۴۶) اس کے بعد اعوذ باللہ پڑھنا واجب ہے اور اس کے چھوڑنے پر گنہگار ہوگا۔

(۴۷) سنت یہ ہے کہ کبھی یوں کہے: "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، من هَمْزِهٖ، وَنَفْخِهٖ، وَنَفْثِهٖ"

یہاں نفث سے مراد مذموم شعر ہے۔

(۴۸) اور کبھی کہے: "أعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان ..... إلخ

(۴۹) اس کے بعد سرّی اور جہری دونوں صلاۃ میں آہستہ سے کہے: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

قراءت فاتحہ

(۵۰) پھر پوری سورۂ فاتحہ پڑھے۔ بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا ایک حصّہ ہے(۱) سورۂ فاتحہ پڑھنا رکن ہے، صلاۃ اس کے پڑھے بغیر درست نہیں ہو سکتی، اس لیے

---

(۱) گو بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا ایک حصّہ ہے پھر بھی اسے آہستہ ہی پڑھے خواہ جہری صلاۃ ہو یا سرّی، اکثر صحابہ وتابعین اور جمہور اہلِ علم وعام اہلحدیثوں کا مسلک بسم اللہ کو آہستہ پڑھنے کا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عجمیوں کو اس کا یاد کر لینا ضروری ہے۔

(۵۱) اگر کسی شخص کے اندر یاد کرنے کی استطاعت نہیں ہے تو اس کے لیے یہ کہنا کفایت کر جائے گا: "سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ، أَللّٰـهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰـهِ"

(۵۲) سورۂ فاتحہ پڑھنے میں سنّت کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک آیت کاٹ کاٹ کر پڑھے، اور ہر آیت کے سرے پر ٹھہرے اور کہے:

"بِسْمِ اللّٰـهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"، پھر رک جائے، پھر کہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰـهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"، پھر رک جائے، پھر کہے: "اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پھر رک جائے پھر کہے: "مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ"، پھر رک جائے، اسی طرح آخر تک پڑھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری قراءت اسی طرح کی ہوتی تھی، آپ آیتوں کے سروں پر ٹھہرتے تھے۔ اور پہلی آیت کو بعد کی آیت سے نہیں ملاتے تھے۔ گو ایک دوسرے کے معنی سے متعلق ہوتی تھی۔

(۵۳) مٰلِكِ اور مَلِكِ دونوں پڑھنا جائز ہے۔

مقتدی کا سورۂ فاتحہ پڑھنا

(۵۴) مقتدی پر واجب ہے کہ سرّی صلاۃ میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھے اور اگر امام کی قراءت نہ سنائی دے تو جہری صلاۃ میں بھی فاتحہ پڑھے یا امام سورۂ فاتحہ پڑھ کر اتنی دیر خاموش رہے کہ مقتدی بھی اسے پڑھ لے۔ گو ہمارا خیال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ یہ خاموشی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ (۱)

---

(۱) علامہ البانی صاحب کے نزدیک سورۂ فاتحہ پڑھنا ہر صلاۃ میں واجب ہے اور اسے پڑھے بغیر صلاۃ ناقص رہ جائے گی مگر ایک صورت میں علامہ البانی سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ وہ یہ کہ مقتدی امام کے پیچھے جہری صلاۃ پڑھ رہا ہو۔

صفۃ صلاۃ النبی (ص ۹۳-۹۵) میں عنوان ہے:

"نسخ القراءۃ وراء الإمام فی الجھریۃ"

آپ استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی صلاۃ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کی اجازت دی تھی پھر جہری صلاۃ میں ہر طرح کی قراءت سے روک دیا، یہ اس وقت ہوا جب آپ ایک صلاۃ سے فارغ ہوئے جس میں بلند آواز سے قراءت کی تھی (ایک روایت میں ہے کہ یہ صبح کی صلاۃ تھی) اور فرمایا:

" ابھی تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قراءت کی تھی؟! ایک آدمی نے کہا: ہاں! میں نے اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: میں کہتا ہوں! مجھ سے کیوں نزاع کیا جاتا ہے (خطابی نے نزاع کا دو معنی بیان کیا ہے (۱) قراءت میں مداخلت کیوں کی جاتی ہے اور میری قراءت کو مغلوب کیا جاتا ہے (۲) مشارکت اور یکے بعد دیگرے کرنا۔

البانی صاحب نے دوسرا معنی مراد لینا متعین بتایا ہے۔ آپ اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ صحابۂ کرام یہ فرمان سننے کے بعد ہر طرح کی قراءت کرنے سے باز آگئے تھے۔ اور اگر پہلا معنی مراد ہوتا تو لوگ قراءت کرنے سے نہیں باز آتے، صرف مداخلت نہیں کرتے جیسا کہ ظاہر ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں :

فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما جهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقراءة حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم [وقرأوا سرا فيما لا تجهر فيه الامام]

(رواه مالك والحميدي والبخاري في جزئه وابوداود والمحاملي وحسنه الترمذي، وصححه ابوحاتم الرازي وابن حبان وابن القيم، وله شاهد من حديث عمر)

اسی وجہ سے جس صلاۃ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قراءت کرتے اور آپ سے لوگ اسے سنتے، اس میں لوگ آپ کے ساتھ پڑھنے سے باز آ گئے [اور جن میں امام بلند آواز سے نہیں پڑھتا ان میں آہستہ آہستہ پڑھتے]

البانی صاحب آگے فرماتے ہیں :

امام کی قراءت سننے کے لیے خاموش رہنے کو اس کی اقتدا کا تکملہ بتاتے ہوئے اللہ کے رسول نے فرمایا ہے :

" امام اس لیے ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، پس جب اللہ اکبر کہے تو اللہ اکبر کہو اور جب قراءت کرے تو خاموش رہو "

(ابن ابی شیبہ، ابوداود، مسلم، مسند الرویانی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

البانی صاحب نے اسی طرح مقتدی کے لیے امام کی قراءت سننے کو خود قراءت کرنے سے مستغنی کرنے والا بتایا ہے۔ آپ مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں، حدیث یہ ہے:

من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ

جس شخص کا کوئی امام ہو تو امام کی قراءت اس (مقتدی) کے لیے قراءت ہے

آپ فرماتے ہیں کہ یہ جہری صلاۃ کے لیے ہے۔

اس حدیث کی تخریج یوں ہے: ابن ابی شیبہ، دارقطنی، ابن ماجہ، طحاوی اور احمد نے بہت سے مسند اور مرسل طرق سے اس کی روایت کی ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اسے قوی قرار دیا ہے، جیسا کہ ابن عبدالہادی کی الفروع (ق ۴۸/ ۲) میں ہے۔

اس حدیث کے بعض طرق کی تصحیح بوصیری نے کی ہے، اس پر تفصیلی کلام اور اس کے طرق کا تتبع البانی صاحب نے "اصل صفۃ صلاۃ النبی" میں اور پھر ارواء الغلیل رقم ۴۹۳ میں کیا ہے۔ (صفۃ صلاۃ النبی سے مستفاد۔ مترجم)

اکثر علماء اہلحدیث و محدثین کا خیال ہے کہ سورۂ فاتحہ کی قراءت ہر مقتدی پر جہری صلاۃ میں بھی ضروری ہے۔

اوّلاً البانی صاحب کی پوری تحریر کا خلاصہ درج ذیل ہے پھر عام محدثین کے نقطہ نظر کی توضیح کی جائے گی۔

—— جہری صلاۃ میں مقتدی کے لیے قراءت کرنا منسوخ ہے۔

—— اس کی ناسخ ابوہریرہ کی روایت "فانتھی الناس عن القراءۃ الخ" ہے

—— خطابی نے منازعہ کا۔ مخلہ اور معانی کے۔ ایک معنی "مناوبۃ" دیکھے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیگرے کرنا) بتایا ہے جیسے البانی صاحب نے "فانتھی الناس" والی حدیث کی بنیاد پر متعین بتایا ہے۔

—— جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو، والی عام حدیث سے استدلال کیا ہے۔

—— امام کی قراءت مقتدی کے لیے قراءت ہے، والی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

اکثر محدثین اور اہل الحدیث کی رائے کے بارے میں معلومات معالم السنن للخطابی، تہذیب سنن ابی داود لابن القیم، جزء القراءۃ للبخاری، تلخیص الحبیر لابن حجر اور عون المعبود للڈیانوی وغیرہ کے مطالعہ سے ہو سکتی ہے۔ یہاں مجملاً عرض ہے کہ:

(۱) امام بخاری، ابوداود، اوزاعی، منذری، خطابی، ذہلی، خطیب بغدادی، ابن حجر اور ابن القیم وغیرہ نے کہا ہے کہ فانتھی الناس عن القراءۃ الخ زہری کا قول ہے، ابوہریرہ والی حدیث "مالی أنازع القرآن" کا آخری ٹکڑا نہیں اور نہ ہی ابوہریرہ کا قول ہے۔

(۲) زہری کا یہ قول ان صحیح احادیث کا ناسخ نہیں بن سکتا جن میں ہے کہ

(أ) سورۃ فاتحہ کے بغیر صلاۃ نہیں ہوگی۔

(ب) بعض صحابہ نے اللہ کے رسول کے ساتھ قراءت کی (اور یہ قرأت سورۃ فاتحہ کے علاوہ میں تھی) تو آپ نے فرمایا: مجھے قرآن پڑھنا دشوار ہو جاتا ہے، تم لوگ سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ بھی نہ پڑھو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(دیکھیے ابوداود، احمد، ترمذی، دارقطنی، جزء القراءۃ للبخاری وغیرہ)

(۳) زہری کے قول کا قریب ترین اور صحیح محمل بھی ہو سکتا ہے وہ یہ کہ انھوں نے قراءت کو مطلقاً ذکر کیا ہے جس سے ان کی مراد اسی قراءت سے ہے جو حدیث میں ممنوع ہے یعنی سورۂ فاتحہ کے علاوہ کسی سورت کی قراءت میں امام کی مشارکت کرنا۔

(۴-۵) اخیر کے دونوں نقاط میں ایک عام بات کہی گئی ہے جو مذکور یا لا احادیث (یعنی سورہ فاتحہ پڑھنے کو لازم کرنے والی احادیث) سے مخصص ہو جاتی ہے۔

یہ سطریں لکھی جا چکی تھیں کہ البانی صاحب کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کی اطلاع ملی، وقت مقرر ہوا تو منجملہ اور چیزوں کے اس موضوع پر خصوصاً گفتگو کی گئی، البانی صاحب حفظہ اللہ نے اپنے موقف کی حمایت میں مفصل اور مدلل تقریر کی جس کا خلاصہ ہدیۂ ناظرین ہے:

(۱) قراءت فاتحہ خلف الامام کی حدیثیں عام ہیں، ان میں سرّی یا جہری صلاۃ کی تخصیص نہیں ہے۔

(۲) آپ کا یہ فرمان کہ: مجھ سے قرآن میں کیوں جھگڑا کیا جاتا ہے، اسی طرح یہ حدیث کہ: امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے، اور جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو وغیرہ حدیثیں صحیح اور عام ہیں۔ عمومیت یوں ہے کہ سورۂ فاتحہ اور اسکے ساتھ ملائی جانیوالی سورت دونوں کو شامل ہیں۔ ان دونوں عام حدیثوں میں اس طرح ٹکراؤ ہوتا ہے کہ پہلی حدیث کہتی ہے کہ مقتدی امام کی قراءت سنے تو بھی سورۂ فاتحہ پڑھے، اور دوسری حدیث کہتی ہے کہ مقتدی امام کی قراءت سنے تو خاموش سنتا رہے اور سورۂ فاتحہ بھی نہ پڑھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر دو عام حدیثیں اس طرح کی ہوں تو ایک کو دوسرے کا مخصص نہیں بنا سکتے الا یہ کہ کسی طرح کا کوئی قرینہ ہو جس کی بنیاد پر ایک حدیث کو دوسرے پر محمول کیا جا سکے۔

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ کی وہ حدیث ہے جس کا آخری ٹکڑا ہے "فانتھی الناس عن القراءۃ" الخ۔

یہ ٹکڑا گو بہت سے محدثین کے یہاں مرسل ہے لیکن اس کے بعض طرق متصل بھی ہیں جس کی بنیاد پر دونوں عام حدیثوں کا مفہوم متعین ہو جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جہر والی صلاۃ میں اگر امام کی قراءت مقتدی سنے تو خاموشی سے سنتا رہے اور سورۃ فاتحہ بھی نہ پڑھے، اور بقیہ حالات میں (مثلاً امام کی قراءت نہ سن رہا ہو یا صلاۃ سری ہو) امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ سراً پڑھے اس طرح کی تاویل کی ضرورت یوں بھی پڑ رہی ہے کہ امام کی قراءت فاتحہ سنتے ہوئے مقتدی کیونکر خود سورۃ فاتحہ پڑھ سکے گا، امام کی قراءت کو بغور سننا صریح نص سے ثابت ہے، پھر اگر مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھنا چاہیے تو دو ہی شکلیں ہیں:

(۱) ایک یہ کہ مقتدی امام کے پیچھے ہر آیت پڑھتا جائے۔

(۲) دوسرے یہ کہ جب امام قراءت فاتحہ مکمل کرلے تو اتنی دیر خاموش رہے کہ مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھ سکے۔

پہلی صورت میں سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے اطمینانِ قلب کے ساتھ امام کی قراءت سننے کا واجبی حق نہیں ادا کیا جا سکتا۔

اور دوسری صورت میں دو خامیاں ہیں:

اوّل یہ کہ امام کے لیے کسی ایسے سکوت کا حکم ثابت نہیں جس میں مقتدی مکمل سورۃ فاتحہ پڑھ سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوم یہ کہ خاموشی کے اس وقفہ میں مقتدی سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حق ادا نہیں کر سکتا، ہاں ممکن ہے کہ وہ تیزی سے ایک یا دو سانس میں مکمل سورۂ فاتحہ پڑھ جائے جبکہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر آیت الگ الگ کر کے پڑھی جائے۔

یہ ہے البانی صاحب حفظہ اللہ کی تقریر کا خلاصہ۔

بہرحال یہ تقریر سننے کے بعد بھی میرا خیال ہے کہ عام محدثین اور اہل الحدیث کا مسلک ہی صحیح ہے۔ اس سلسلے میں درج ذیل چند چیزیں خاص طور پر قابلِ لحاظ ہیں:

(۱) فانتھی الناس عن القراءۃ الخ میں قراءت سے مراد عام قراءت نہیں ہے بلکہ ممنوع قراءت ہے اور وہ ہے سورۂ فاتحہ کے علاوہ کی قراءت۔

(۲) مذکورہ بالا معنی مراد لینا یوں بھی متعین ہوتا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابو ہریرہ ہی کا فتویٰ سنن ابی داود میں ہے کہ سورۂ فاتحہ کو جی ہی میں پڑھا جائے، اور فتویٰ اور روایت میں تعارض کی صورت اگر ختم کی جا سکتی ہو تو بہتر ہے۔ لہٰذا مندرجہ بالا تاویل متعین ہے کیونکہ اس سے تمام نصوص کے درمیان تطبیق کی صورت نکلتی ہے۔ اور کسی بھی روایت پر بلا دلیل منسوخ ہونے کا حکم نہیں لگتا اور سب پر عمل ہو جاتا ہے۔

(۳) ہاں خاموشی سے امام کی قراءت سننے میں خلل کا اعتراض اگر پیش کیا جائے تو بجا ہے لیکن اگر امام سنت کے مطابق ہر آیت الگ الگ کر کے پڑھے اور دوسری آیت شروع کرنے سے پہلے سانس لے تو مقتدی آہستہ سے وہ آیت پڑھ سکتا ہے۔

(۴) امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کی صریح اور صحیح روایات کو منسوخ قرار دینے کے لیے کوئی ایسی صریح حدیث ہونی چاہیے جس میں نسخ کا پہلو واضح ہو، متبادر اور واضح تاویل کی گنجائش نہ ہو۔ (مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ فاتحہ کے بعد قراءت

(۵۵) پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد کسی سورت کا، یا چند آیتوں کا پڑھنا مسنون ہے (یہ حکم عام صلاۃ ہی کا نہیں ہے) صلاۃ جنازہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(۵۶) سورۃ فاتحہ کے بعد والی قراءت کبھی طویل کرے اور کبھی مختصر کرے۔ اگر سفر در پیش ہو، یا کھانسی آجائے یا بیماری ہو یا بچّہ رونے لگے۔

(۵۷) مختلف صلاۃ میں مختلف طرح کی قراءت کی جائے، فجر کی قراءت پانچوں صلاۃ میں سب سے طویل ہوگی، پھر ظہر کی، پھر عصر اور عشاء کی اور عموماً اس کے بعد مغرب کی۔

(۵۸) تہجّد کی قراءت ان میں ہر ایک سے طویل ہوگی۔

(۵۹) پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی بہ نسبت طویل قراءت کرنی سنّت ہے

(۶۰) اور پچھلی دونوں رکعتوں کی قراءت کی مقدار پہلی دونوں رکعتوں کی آدھی ہونی چاہیے۔

ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا

(۶۱) سورۃ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔

(۶۲) کبھی کبھی دونوں آخری رکعتوں میں بھی سورۃ فاتحہ پر اضافہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنا (یعنی کوئی سورت یا چند آیتیں پڑھنی) مسنون ہے۔

(۶۳) امام کے لیے جائز نہیں ہے کہ قراءت کو حدیث میں وارد مقدار سے زیادہ طویل کرے، کیونکہ اس کے پیچھے لوگوں میں ہو سکتا ہے کوئی بوڑھا یا مریض ہو، یا عورت ہو جس کا دودھ پینے والا بچہ ہو، یا حاجت مند ہو اور اس سے اس کو تکلیف پہونچے۔

جہری اور سرّی قراءت

(۶۴) فجر، جمعہ، عیدین، استسقا، اور کسوف کی صلاۃ میں اور مغرب اور عشاء کی پہلی دونوں رکعتوں میں قراءت بلند آواز سے کی جائے گی۔ اور ظہر اور عصر میں اور مغرب کی تیسری رکعت نیز عشاء کی آخری دونوں رکعتوں میں قراءت آہستہ کی جائے گی۔

(۶۵) امام کے لیے جائز ہے کہ وہ سرّی صلاۃ میں کبھی کبھی (اپنی آواز بلند کر کے) مقتدیوں کو آیت سنا دے۔

(۶۶) البتہ وتر اور تہجّد میں آواز کبھی پست، کبھی بلند، اور کبھی دونوں کے درمیان رکھے۔

قرآن تجوید کے ساتھ پڑھنا

(۶۷) قرآن کو ترتیل اور تجوید کے ساتھ پڑھنا سنّت ہے، نہ کاٹ کاٹ کر، نہ جلدی جلدی، بلکہ ایک ایک حرف وضاحت کے ساتھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کو اپنی آواز سے خوبصورت بنائے، اور اہل تجوید کے یہاں تجوید کے جو مشہور احکام ہیں ان کے حدود میں رہ کر ترنم کے ساتھ پڑھے۔ نہ تو نئی ایجاد کردہ راگوں کے ساتھ قرآن کو گائے، اور نہ موسیقی کے قواعد و قوانین کے ساتھ۔

امام کو لقمہ دینا

(۶۸) اگر امام قراءت کرتے ہوئے اٹک جائے تو مقتدی کے لیے جان بوجھ کر امام کو لقمہ دینا جائز ہے۔

۶ — رکوع

(۶۹) جب قراءت سے فارغ ہو جائے تو تھوڑی دیر خاموش ہو جائے، یہ مقدار اتنی ہو کہ سانس متوازن ہو جائے۔

(۷۰) اس کے بعد دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے جس طرح تکبیر تحریمہ کے بیان میں گذرا۔

(۷۱) اور اللہ اکبر کہے۔ یہ واجب ہے۔

(۷۲) پھر اتنی دیر تک رکوع کرے کہ اس کے تمام جوڑ ٹھہر جائیں اور ہر عضو اپنی جگہ پر پہنچ جائے۔ یہ رکن ہے۔

رکوع کی کیفیت

(۷۳) دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر اور گھٹنوں کو ہاتھ میں اچھی طرح آجانے دے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور انگلیوں کے درمیان اس طرح کشادگی رکھے گویا وہ گھٹنوں کو پکڑے ہوئے ہے۔ یہ سب واجب ہے۔

(۷۴) اپنی پیٹھ خوب پھیلائے یہاں تک کہ اگر اس پر پانی گرایا جائے تو ٹھہر جائے۔ یہ واجب ہے۔

(۷۵) سر کو نہ زیادہ جھکائے نہ زیادہ اٹھائے بلکہ اپنی پیٹھ کے برابر رکھے۔

(۷۶) اپنے پہلو سے اپنی کہنی دور رکھے۔

(۷۷) اور رکوع میں تین مرتبہ یا اس سے زیادہ کہے: "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ" (۱)

ارکان کی مقدار میں برابری

(۷۸) تمام ارکان کی لمبائی کی مقدار برابر رکھنا سنّت ہے، وہ اس طرح کہ رکوع اور رکوع کے بعد قیام، اور سجدہ اور سجدوں کے درمیان بیٹھک کی مقدار تقریبًا برابر رکھے۔

(۷۹) رکوع اور سجدہ کے درمیان قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے۔

---

(۱) رکوع میں پڑھنے کے لیے اس کے علاوہ اور بھی دعائیں ہیں کوئی لمبی ہے کوئی درمیانی اور کوئی چھوٹی۔ دیکھیے صفۃ صلاۃ النبی ص ۱۳۶ طبع ۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رکوع سے کھڑا ہونا

(۸۰) اس کے بعد اپنی پیٹھ رکوع سے اٹھائے۔ یہ رکن ہے۔

(۸۱) اور سیدھا کھڑے ہونے کی حالت میں کہے: "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ"۔ یہ واجب ہے۔

(۸۲) سیدھا کھڑے ہوتے وقت گذرے طریقوں کے مطابق "رفع یدین" کرے۔

(۸۳) پھر اطمینان کے ساتھ سیدھا کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ لے لے۔ یہ رکن ہے۔

(۸۴) اس قیام میں کہے: "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" اور یہ ہر مصلّی پر گو وہ مقتدی ہی ہو واجب ہے۔(۱) کیونکہ یہ قیام کی دعا ہے اور تسمیع (یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کہنا) کھڑے ہوتے وقت کی دعا ہے۔

(۸۵) اور اس قیام اور رکوع کی لمبائی کی مقدار برابر رکھے، جیسا کہ گذرا۔

۷ — سجدہ

(۸۶) پھر وجوبا اللہ اکبر کہے۔

---

(۱) اس قیام میں ایک ہاتھ کا دوسرے پر رکھنا کسی صریح حدیث سے جس میں اس کا واضح ذکر ہو ثابت نہیں ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے صفۃ صلاۃ النبی ۱۴۴-۱۴۵ (مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۸۷) اور کبھی کبھی رفع یدین بھی کرے (۱)

ہاتھوں کے بل گرنا

(۸۸) پھر سجدہ کے لیے اپنے ہاتھوں کے بل گرے اور انھیں گھٹنوں سے پہلے رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کا حکم دیا ہے اور یہی آپ کے فعل سے ثابت بھی ہے، آپ نے اونٹ کی طرح بیٹھنے سے روکا ہے، اور وہ اپنے ان گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے جو اس کے اگلے پیروں میں ہیں۔

(۸۹) جب سجدہ کرے۔ اور یہ رکن ہے۔ تو ہتھیلیوں پر ٹیک لگائے اور انھیں پھیلا لے۔

(۹۰) اور انگلیوں کو ملا لے۔

(۹۱) انھیں قبلہ رخ کرلے۔

(۹۲) ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے مقابل کرلے۔

(۹۳) اور کبھی کبھی ہتھیلیوں کو کانوں کے مقابل کرلے۔

(۹۴) بازوؤں کو زمین سے اوپر وجوباً اٹھائے رکھے اور انھیں

---

(۱) نسائی، دارقطنی، فوائد المخلص۔ یہ رفع یدین دس صحابہ سے ثابت ہے، اس کی مشروعیت کے قائل ابن عمر، ابن عباس، حسن بصری، طاؤس، عبداللہ بن طاؤس، نافع، سالم، قاسم بن محمد، عبداللہ بن دینار اور عطاء ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ یہ سنت ہے، امام احمد بن حنبل نے اسے کیا ہے اور امام مالک اور شافعی سے بھی یہ منقول ہے۔

دیکھیے حاشیہ صفۃ صلاۃ النبی ۱۴۶ - ۱۴۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کتے کی طرح نہ پھیلا لے۔

(۹۵) پیشانی اور ناک زمین پر ٹیک دے۔ یہ رکن ہے۔

(۹۶) اور گھٹنوں کو بھی ٹیک دے۔

(۹۷) اسی طرح پیروں کی انگلیوں کو بھی۔

(۹۸) اور پیروں کو کھڑا رکھے۔ یہ سب واجب ہے۔

(۹۹) پیروں کی انگلیوں کا سرا قبلہ رخ کر لے۔

(۱۰۰) اور دونوں ایڑیوں کو ملا لے۔

سجدہ میں اعتدال

(۱۰۱) سجدہ میں اعتدال واجب ہے، وہ اس طرح کہ سجدہ کے تمام اعضاء پر برابر ٹیک لگائے۔ اعضاء سجود یہ ہیں: پیشانی اور ناک ایک ساتھ۔ دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پیر کی انگلیاں۔

(۱۰۲) جس شخص نے سجدہ میں اس طرح اعتدال کیا اس نے سجدہ یقیناً اطمینان کے ساتھ کیا۔ اور اطمینان سجدوں کے اندر رکن بھی ہے۔

(۱۰۳) سجدہ میں تین مرتبہ یا اس سے زیادہ کہے: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" (۱)

(۱۰۴) سجدوں میں کثرت سے دعائیں کرنی مستحب ہے کیونکہ یہ

---

(۱) سجدہ میں پڑھنے کے لیے مختلف دعائیں مروی ہیں۔ دیکھیے صفۃ صلاۃ النبی ص ۱۵۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قبولیت کا مقام ہے۔

(۱۰۵) سجدوں کی لمبائی رکوع کے قریب کرے جیسا کہ گذرا۔

(۱۰۶) زمین پر، اور زمین اور پیشانی کے درمیان کسی روک مثلاً کپڑا، فرش، چٹائی یا اس طرح کی کسی اور چیز پر سجدہ کرنا جائز ہے۔

(۱۰۷) بحالتِ سجدہ قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان پیروں کا بچھانا اور اقعاء کرنا

(۱۰۸) اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھائے۔ یہ واجب ہے۔

(۱۰۹) اور کبھی کبھی رفع یدین[1] کرے۔

---

(۱) عام اہلحدیثوں کا مسلک صرف تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے، رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے اٹھتے ہوئے اور تیسری رکعت کیلیے اٹھتے ہوئے رفع یدین کرنے کا ہے۔

البانی صاحب نے جس دلیل کی بنیاد پر ہر خفض و رفع (گرتے اٹھتے) میں رفع یدین کی رائے اختیار کی ہے اسے نقل کر دینا مناسب ہے۔ امام احمد اور ابو داود کے یہاں صحیح سند سے سجدہ کی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے، امام احمد کا قول ہے کہ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے۔

علامہ ابن القیم نے البدائع ۴/۸۹ میں نقل کیا ہے: "امام احمد سے اثرم نے نقل کیا ہے کہ امام احمد سے رفع یدین سے متعلق پوچھا گیا تو ہر خفض و رفع میں بتایا۔ اثرم کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ (امام احمد) کو صلاۃ کے اندر ہر خفض و رفع (گرتے اٹھتے) میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۱۰) پھر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجائے۔ یہ رکن ہے۔

(۱۱۱) بایاں پیر بچھا کر اسی پر بیٹھ جائے، یہ واجب ہے۔

(۱۱۲) دائیں پیر کو کھڑا رکھے۔

(۱۱۳) اور پیر کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرلے۔

(۱۱۴) کبھی کبھی اقعاء کرنا جائز ہے۔ اقعاء: پیر کے اگلے حصّہ اور ایڑیوں کے اوپر بیٹھنے کو کہتے ہیں۔

(۱۱۵) اس بیٹھک میں کہے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ، وَارْحَمْنِیْ، وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ، وَعَافِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ۔"

(۱۱۶) اور اگر چاہے تو کہے: "رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ"

(۱۱۷) یہ بیٹھک اتنی لمبی کرے کہ سجدہ کی مقدار بھر ہو جائے

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

رفع یدین کرتے دیکھا ہے۔

یہی قول شافعیہ میں سے ابن المنذر اور ابو علی کا ہے، اور امام مالک اور شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے جیسا کہ "طرح التثریب" میں ہے۔

پہلے سجدہ کے بعد رفع یدین حضرت انس، ابن عمر، نافع، طاؤس، حسن بصری، ابن سیرین اور ایوب سختیانی سے صحیح طور پر ثابت ہے جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۱۰۶) میں ان لوگوں سے صحیح سندوں سے ثابت ہے۔

(ماخوذ از صفۃ صلاۃ النبی ۱۶۱ - مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرا سجدہ

(۱۱۸) پھر وجوباً اللہ اکبر کہے۔

(۱۱۹) کبھی کبھی اس تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرے (۱)

(۱۲۰) پھر دوسرا سجدہ کرے۔ یہ بھی رکن ہے۔

(۱۲۱) اس سجدہ میں وہی کچھ کرے جو اس سے پہلے سجدہ میں کیا۔

جلسۂ استراحت

(۱۲۲) جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے اور دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہونا چاہے تو وجوباً "اللہ اکبر" کہے۔

(۱۲۳) اور کبھی کبھی رفع یدین کرلے (۲)

(۱۲۴) کھڑے ہونے سے پہلے بائیں پیر پر ٹھیک سے اس طرح بیٹھ جائے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجائے۔

دوسری رکعت

(۱۲۵) اس کے بعد بندھی مٹھیوں کی ٹیک زمین پر لگا کر دوسری رکعت

---

(۱) ابوعوانہ و ابوداود (دو صحیح سندیں)۔ امام احمد اس کے قائل ہیں۔ امام مالک اور امام شافعی سے بھی یہ مروی ہے۔ دیکھیے نمبر ۱۰۹ کا حاشیہ۔ (ماخوذ از صفۃ صلاۃ النبی ص ۱۶۴۔ مترجم)

(۲) دیکھیے نمبر ۱۱۹ کا حاشیہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے لیے اٹھے، مٹھیاں اس طرح بندھی ہوں جیسے آٹا گوندھنے والے کی بندھی ہوتی ہیں۔(1) یہ رکن ہے۔

(۱۲۶) اس رکعت میں وہی سب کرے جو پہلی رکعت میں کیا ہے۔

(۱۲۷) البتہ اس رکعت میں دعاء استفتاح نہ پڑھے۔

(۱۲۸) اور اسے پہلی رکعت سے مختصر رکھے۔

تشہّد کی بیٹھک

(۱۲۹) جب دوسری رکعت سے فارغ ہو جائے تو تشہد کے لیے بیٹھے۔ یہ واجب ہے۔

(۱۳۰) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا جو بیان گذرا اسی طرح پیر بچھا کر بیٹھے۔

(۱۳۱) البتہ یہاں اقعاء کرنا جائز نہیں ہے۔

(۱۳۲) دائیں ہتھیلی، دائیں ران اور گھٹنے پر، اور دائیں کہنی کا آخری حصّہ ران پر رکھے، اس سے دور نہ رکھے۔

(۱۳۳) اور بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر پھیلا لے۔

(۱۳۴) ہاتھ پر، خصوصاً بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھنا جائز نہیں ہے۔

---

(1) یہ صحیح اور مرفوع حدیث سے ثابت ہے۔ دیکھیے غریب الحدیث للحربي ۵۲۵، سلسلة الأحاديث الضعيفة ۲/۳۹۲ رقم ۹۶۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انگلی ہلانا اور اسے دیکھنا

(۱۳۵) دائیں ہاتھ کی ساری انگلیاں سمیٹ لے، اور انگوٹھا کبھی بیچ والی انگلی پر رکھے۔

(۱۳۶) اور کبھی ان دونوں سے حلقہ (گول دائرہ) بنالے۔

(۱۳۷) اور شہادت والی انگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کرے۔

(۱۳۸) اور اسی کی طرف اپنی نظر رکھے۔

(۱۳۹) شروع سے آخر تشہد تک اسے حرکت دیتے ہوئے اس سے دعا کرتا جائے۔

(۱۴۰) بائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ نہ کرے۔

(۱۴۱) یہ ساری چیزیں ہر تشہد میں کرے۔

دعاء تشہد اور اس کے بعد کی دعا

(۱۴۲) تشہد واجب ہے مصلی اگر اسے بھول جائے تو دو سجدہ سہو کرے۔

(۱۴۳) یہ دعا آہستہ آہستہ پڑھے۔

(۱۴۴) دعا یہ ہے: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ،[1] وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس (یعنی "السلام علیك ایها النبی") کے بجائے "السلام علی النبی" مشروع ہے۔ اور یہ ابن مسعود، عائشہ، ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، [وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ(۱)] وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

(حاشیہ بقیہ صفحہ گذشتہ)

تشہد سے ثابت ہے۔ (البانی)

قدرے تفصیل البانی صاحب سے ہی نقل کرنی مناسب ہے۔ ابن مسعود کی روایت میں ہے": فلما قبض قلنا: السلام علی النبی" (بخاری، مسلم، ابن ابی شیبہ، سراج، مسند ابی یعلی) یعنی السلام علیک ایھا النبی اس وقت تک ہم لوگ (صحابہ کرام) پڑھتے تھے جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان زندہ تھے، اور جب آپ وفات پا گئے تو ہم لوگوں نے "السلام علی النبی" پڑھنا شروع کر دیا۔

ظاہر ہے کہ صحابہ کرام نے اپنے تئیں ایسا پڑھنا نہیں شروع کیا ہوگا بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کی تعلیم رہی ہوگی۔ اس کی تائید حضرت عائشہ کے موقف سے بھی ہوتی ہے چنانچہ وہ صلاۃ کے لیے تشہد "السلام علی النبی" سکھاتی تھیں۔ (مسند السراج و فوائد المخلص۔ سندیں دونوں کی صحیح ہیں)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: اس زیادتی سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کاف خطاب کے ساتھ "السلام علیك ایھا النبی" نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہتے تھے۔ لیکن جب آپ کا انتقال ہوگیا تو صحابہ نے خطاب کرنا چھوڑ دیا۔ اور غائب کے صیغہ سے ذکر کرنے لگے اور کہنے لگے" السلام علی النبی"

اسی طرح عبدالرزاق نے ابن جریج سے انھوں نے عطاء سے روایت کی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے تو تشہد میں صحابہ" السلام علیك ایھا النبی" کہتے تھے لیکن جب آپ کا انتقال ہوگیا تو" السلام علی النبی" کہنے لگے۔ (مترجم)

تفصیل کے لیے دیکھیے صفۃ صلاۃ النبی ص ۱۴۳۔ ۱۷۵، فتح الباری ۲/۳۱۴، ۱۱/۵۶۔

(۱) یہ زیادتی مترجم کی طرف سے ہے، اس کے لیے دیکھیے دارقطنی ۱/۳۵۲، ۳۵۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۴۵) اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے کہے:
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"۔

اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"

(۱۴۶) اور اگر مختصر کرنا چاہے تو یوں کہے:
" اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"۔

(۱۴۷) پھر مسنون دعاؤں میں سے جو سب سے زیادہ پسندیدہ ہو اسے اس تشہد میں پڑھے (۱)

---

(۱) مثلاً: " اللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ " (بخاری، مسلم)

دوسری دعا: " اللّٰھُمَّ إِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا، وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ، وَارْحَمْنِیْ، إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ " (بخاری ومسلم)

یہ اس وقت کے لیے ہے جب دو ہی رکعت پر صلاۃ ختم کر رہا ہو۔

دس مسنون دعاؤں کو یکجا دیکھنے کے لیے دیکھیے صفۃ صلاۃ النبی ص ۲۰۰-۲۰۴ (مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیسری اور چوتھی رکعت

(۱۴۸) اس کے بعد وجوبًا اللہ اکبر کہے۔ اور سنّت یہ ہے کہ بیٹھا ہوا اسی وقت اللہ اکبر کہے۔

(۱۴۹) اور کبھی کبھی رفع یدین کرے۔

(۱۵۰) پھر تیسری رکعت کے لیے اٹھے، یہ چوتھی رکعت کی طرح رکن ہے۔

(۱۵۱) چوتھی رکعت کے لیے جب کھڑا ہونا چاہے تو بھی اسی طرح کرے۔

(۱۵۲) البتہ چوتھی میں اٹھنے سے پہلے بائیں پیر پر اس طرح ٹھیک سے بیٹھ جائے کہ ہر ہڈی اپنی اصلی جگہ پر پلٹ آئے۔

(۱۵۳) اس کے بعد ہاتھ پر ٹیک لگاکر اُس طرح کھڑا ہو جس طرح دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا تھا۔

(۱۵۴) تیسری اور چوتھی رکعتوں میں سے ہر ایک میں وجوبًا سورۃ فاتحہ پڑھے۔

(۱۵۵) اور کبھی کبھی ایک یا اس سے زیادہ آیتیں بھی ملالے۔

قنوت نازلہ اور اسے پڑھنے کی جگہ

(۱۵۶) دعا ر قنوت پڑھنا اور مسلمانوں پر آپڑی مصیبت کے زوال کی دعا کرنا مسنون ہے۔

(۱۵۷) یہ دعا پڑھنے کی جگہ، رکوع میں "ربنا لک الحمد" کہنے کے بعد ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۵۸) قنوت نازلہ کے لیے کوئی مسنون دعا وارد نہیں۔ اس میں مصیبت کے مناسب دعائیں کرے۔

(۱۵۹) اس دعا میں دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے (۱)

(۱۶۰) امام اسے بلند آواز سے پڑھے۔

(۱۶۱) اور مقتدی اس کے پیچھے "آمین" کہیں۔

(۱۶۲) جب فارغ ہو تو "اللہ اکبر" کہے اور سجدہ کرے۔

قنوتِ وتر اور اسے پڑھنے کی جگہ اور دعا

(۱۶۳) وتر میں کبھی کبھی دعاء قنوت پڑھنا مشروع ہے (۲)

---

(۱) اسے احمد اور طبرانی نے صحیح سندوں سے روایت کیا ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی مذہب ہے جیسا کہ مروزی کے "المسائل" ص ۲۳ میں ہے۔

یہاں اس طرف توجہ دلانی ضروری ہے کہ وتر یا مختلف اوقات دعا میں ہاتھ کا چہرہ پر پھیرنے کو بدعت کہنا صحیح نہیں ہے۔ (دیکھیے دعائیں ص ۳۰)

(۲) ہمیشہ نہیں بلکہ "کبھی کبھی" اس لیے کہا گیا کہ جن صحابہ نے وتر کے بارے میں روایتیں کی ہیں انھوں نے قنوت کا ذکر نہیں کیا ہے، اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ قنوت پڑھتے تو تمام صحابہ اسے نقل کرتے۔ دراصل قنوت پڑھنے کی روایت صرف ابی بن کعب سے مروی ہے، اسی لیے اسے کبھی کبھی جائز قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ابن الہمام حنفی نے فتح القدیر ۱/۳۰۶، ۳۵۹، ۳۶ میں کہا ہے کہ وتر میں قنوت کو واجب قرار دینا ضعیف ہے، اس کے وجوب کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے۔ (ماخوذ از صفۃ صلاۃ النبی ص ۱۹۵۔ مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۶۴) اس کی جگہ قنوت نازلہ کے برعکس رکوع سے پہلے ہے۔

(۱۶۵) اس میں مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

" اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ ، فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ ، وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ ، لَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ ،،(۱)

(۱۶۶) یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے اس لیے اس میں کوئی چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے علاوہ نہیں بڑھانی چاہیے۔ البتہ درود کا ثبوت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہے اس لیے اسے بڑھا سکتے ہیں (۲)

---

(۱) بہت سے لوگ ہوں تو جمع کا صیغہ استعمال کرتے ہوئے " اللھم اھدنا ... وعافنا ... وتولنا ..." وغیرہ امام کے لیے پڑھنا ثابت ہے، واحد کا صیغہ " اھدنی ، وعافنی ، وتولنی ، وغیرہ تنہا آدمی کو پڑھنا چاہیے ۔ جمع کا صیغہ موارد الظمآن ۱۳۷ حدیث نمبر ۵۱۲ میں موجود ہے ۔ اس دعا کے آخری ٹکڑا : لا منجا .... کے لیے دیکھیے صفة صلاة النبي ۱۹۶ ۔

(۲) البانی صاحب نے اس مختصر میں بتایا ہے کہ دعائے قنوت کے آخر میں درود بڑھانا صحابہ سے ثابت ہونے کی وجہ سے جائز ہے ۔ اور صفة صلاة النبی میں اس روایت کے ضعف پر تفصیل سے بحث کی ہے ۔ لیکن چونکہ مختصر متأخر ہے اس لیے وہی معتمد ہے جیسا کہ ارواء الغلیل ۲/۱۷۷ میں ہے ۔ قنوت میں درود کے ثبوت کے لیے دیکھیے فضل الصلاة علی النبی ۸۷، نسائی ۳/۲۴۸ ۔ یہ دعا پڑھنے کے بعد کہے : وصلی اللہ علی النبی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۶۷) پھر جیسے پہلے گزرا، رکوع اور دو سجدے کرے۔

آخری تشہد اور تورّک

(۱۶۸) اس کے بعد آخری تشہد کے لیے بیٹھے۔ دونوں تشہد واجب ہیں۔

(۱۶۹) اس تشہد میں وہی سب کرے جو پہلے تشہد میں کیا ہے۔

(۱۷۰) البتہ اس میں تورک کر کے بیٹھے اور بایاں چڈھا زمین پر رکھے، دونوں پیر ایک ہی جانب نکال لے، اور بایاں پیر دائیں پنڈلی کے نیچے کر لے۔

(۱۷۱) دایاں پیر کھڑا کر لے۔

(۱۷۲) ہاں اسے کبھی کبھی بچھانا جائز ہے۔

(۱۷۳) گھٹنے کو بائیں ہتھیلی کا لقمہ بنا کر اس پر ٹیک لگائے رکھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور چار چیزوں سے پناہ مانگنے کا وجوب

(۱۷۴) اس تشہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا واجب ہے، پہلے تشہد میں چند مسنون درود ذکر کیے جا چکے ہیں۔

(۱۷۵) چار چیزوں سے پناہ مانگنا واجب ہے۔ اس کے لیے یہ دعا پڑھے:
"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ (۱)

---

(۱) مسلم، ابوعوانہ، نسائی، منتقی ابن الجارود۔ اس موقع کی دعا کے لیے دیکھیے نمبر ۱۴۰ کا حاشیہ (مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سلام سے پہلے دعا

(۱۷۶) پھر قرآن وحدیث سے ثابت بہت سی اچھی دعاؤں میں سے جو سمجھ میں آتے پڑھے۔ اگر ان میں سے کچھ بھی نہ معلوم ہو تو دین اور دنیا کی بھلائی کی جو بھی دعا میسر ہو، کرے (۱)

سلام اور اس کی قسمیں

(۱۷۷) اس کے بعد دائیں جانب سلام کرے۔ یہ رکن ہے۔ اور اس قدر مڑے کہ دائیں رخسار کی سفیدی نظر آجائے۔

(۱۷۸) پھر بائیں جانب سلام کرے یہاں تک کہ بائیں رخسار کی سفیدی نظر آجائے۔ گو صلاۃ جنازہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۷۹) صلاۃ جنازہ کے علاوہ ہر صلاۃ میں امام بلند آواز سے سلام کرے۔

(۱۸۰) سلام کرنے کے چند طریقے ہیں:

اول: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دائیں جانب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بائیں جانب

دوم: پہلے ہی کے مثل، "وبرکاتہ" کا کلمہ چھوڑ کر۔

سوم: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ دائیں جانب
السلام علیکم بائیں جانب

چہارم: اپنے چہرہ کے رخ پر صرف ایک بار سلام کرتے ہوئے دائیں جانب تھوڑا سا مڑ جائے۔

بدر الزماں محمد شفیع نیپالی ۱ بجے رات مورخہ ۱۲ محرم ۱۴۰۳ھ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء مدینہ منورہ

---

(۱) دیکھیے نمبر ۱۴۷ کا حاشیہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مختصر الکبائر (۱)

الحمد للہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، وبعد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا کَبَآئِرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَنُدۡخِلۡکُمۡ مُّدۡخَلًا کَرِیۡمًا (النساء: ۳۱)

"اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچے رہو جس کے ارتکاب سے تمھیں روک دیا گیا ہے تو ہم تمھارے گناہ معاف کردیں گے اور تمھیں بہترین جگہ میں داخل کریں گے"

نیز فرمایا:

اَلَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ (النجم: ۳۲)

"اور جو لوگ بڑے گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں سوائے چھوٹے گناہوں کے (جو ان سے سرزد ہوجاتے ہیں)۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اجتنبوا السبع الموبقات" (بخاری ومسلم)

سات ہلاک کردینے والے گناہوں سے بچتے رہو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان ساتوں عدد سے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے کہا:

"ھن الی السبعین أقرب" (تفسیر ابن کثیر، نساء: ۳۱) قرین قیاس ہے کہ ہلاک کردینے والے (کبائر گناہ) ستر ہوں۔

گناہ کبیرہ کی تعریف میں متعدد اقوال وارد ہیں۔ ان میں سے سب سے جامع یہ ہے:

وہ گناہ جس پر آخرت میں جہنم کی وعید آئی ہے اور دنیا میں اس پر حد واجب ہے۔

عز الدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں: منصوص علیہ کبائر کے سوا وہ گناہ جس سے پتہ چلتا ہو کہ اس کا مرتکب بد دین ہے۔ (۲)

(۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (النساء: ۴۸، المائدۃ: ۷۲، لقمان: ۱۳، بخاری ومسلم)

(۲) انسان کا ناحق قتل (النساء: ۹۳، المائدۃ: ۳۲، الفرقان: ۶۸-۷۰، بخاری ومسلم)

---

(۱) علامہ ذہبی کی کتاب الکبائر سے ماخوذ (۲) دیکھیے فتح الباری ۱۰/ ۴۱۰-۴۱۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۳) جادو کرنا (البقرہ: ۱۰۲، ترمذی، ابوداود، احمد)

(۴) صلاۃ ترک کرنا (مریم: ۵۹-۶۰، الماعون: ۴-۵، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۵) زکاۃ روک لینا (فصلت: ۶-۷، التوبہ ۳۴، ۳۵، بخاری، مسلم)

(۶) غیر معصیت میں والدین کی نافرمانی کرنی (الاسراء: ۲۳-۲۴، العنکبوت: ۸، ترمذی، نسائی، احمد)

(۷) سود کھانا (البقرہ: ۲۷۵، ۲۷۸-۲۷۹، بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی)

(۸) یتیم کا مال کھانا (النساء: ۱۰، الأنعام: ۱۵۲، بخاری مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی)

(۹) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھنا (بخاری، مسلم مقدمہ، مسند احمد، السنۃ لابن أبی عاصم)

(۱۰) بلاعذر ورخصت رمضان میں صوم نہ رکھنا (مسلم، بخاری، نسائی، ابوداود، ترمذی)

(۱۱) میدان جہاد سے بھاگنا (الأنفال: ۱۶، بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی)

(۱۲) زنا کرنا (الاسراء: ۳۲، الفرقان: ۶۸، بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی)

(۱۳) امام کا اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ، ظلم و جبر کرنا (الشوری: ۴۲، المائدہ: ۹۷، بخاری، مسلم)

(۱۴) شراب پینا گو نشہ نہ چڑھے (البقرہ: ۲۱۹، المائدہ: ۹۰-۹۱، مسلم، بخاری، ابوداود، ترمذی)

(۱۵) تکبر، گھمنڈ، اکڑ، عجب، اور بڑا بننا (غافر: ۲۷، ۵۶، النحل: ۲۳، لقمان: ۱۸، کتب ستہ)

(۱۶) جھوٹی شہادت دینی (الفرقان: ۷۲، الحج: ۳۰، بخاری، مسلم)

(۱۷) لواطت (ہود: ۸۲-۸۳، الشعراء: ۱۶۵-۱۶۶، ترمذی، ابن ماجہ، ترغیب وترہیب، مستدرک)

(۱۸) پاک دامن عورت پر تہمت لگانی (النور: ۴، ۲۳، بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

(۱۹) مال غنیمت، زکاۃ اور بیت المال میں سے خیانت کرنی (آل عمران: ۱۶۱، بخاری، مسلم، ابوداود)

(۲۰) لوگوں کا مال باطل طور پر لے کر ظلم کرنا (البقرۃ: ۱۸۸، الشوری: ۴۲، بخاری، مسلم، ترمذی، احمد، مستدرک)

(۲۱) چوری کرنی (المائدہ: ۳۸، بخاری، مسلم، نسائی، السنۃ لابن أبی عاصم)

(۲۲) ڈاکہ ڈالنا (المائدۃ: ۳۳، مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی)

(۲۳) جھوٹی قسم کھانی (کتب ستہ، مستدرک، مسند احمد)

(۲۴) اکثر باتوں میں جھوٹ بولنا (غافر: ۲۸، الذاریات: ۱۰، آل عمران: ۶۱، بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی)

(۲۵) خودکشی کرنی (النساء: ۲۹-۳۱، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲۶) قرآن وحدیث کے سوائے فیصلے کرنا (المائدہ: ۴۴، ۵۰، البقرۃ: ۱۵۹، ابوداود، مستدرک)
(۲۷) دیوث ہونا (النور: ۳، مستدرک)
(۲۸) عورت کا مرد جیسا اور مرد کا عورت جیسا بننا (بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی)
(۲۹) حلالہ کرنا اور کرانا (نسائی، ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ)
(۳۰) مردار، خون اور خنزیر کا گوشت کھانا (الأنعام: ۱۴۵، المائدہ: ۳، مسلم، ابوداود)
(۳۱) پیشاب سے نہ بچنا (المدثر: ۴، بخاری، مسلم)
(۳۲) ظالمانہ ٹیکس وصول کرنا (الشوریٰ: ۴۲، مسلم، ابوداود)
(۳۳) ریاکاری اور نفاق (النساء: ۱۴۲، البقرۃ: ۲۶۴، بخاری، مسلم، مستدرک)
(۳۴) خیانت (الأنفال: ۲۷، یوسف: ۵۲، بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی، مسند احمد)
(۳۵) دنیا کمانے کے لیے پڑھنا اور علم چھپانا (البقرۃ: ۱۵۹، ۱۷۴، آل عمران: ۱۸۷، کتب ستہ)
(۳۶) احسان جتانا (البقرہ: ۲۶۴، مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی)
(۳۷) تقدیر کو جھٹلانا (القمر: ۴۹، الصافات: ۹۶، الأعراف: ۱۸۶، بخاری، مسلم، ترمذی، مسند احمد)
(۳۸) لوگ جسے چھپائیں اس کی ٹوہ میں رہنا (الحجرات: ۱۲، بخاری)
(۳۹) لعنت کرنی (بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، حاکم)
(۴۰) اپنے امیر کے ساتھ بے وفائی کرنی (الاسراء: ۳۴، المائدہ: ۱، النحل: ۹۱، بخاری، مسلم، ترمذی)
(۴۱) کاہن اور نجومی کی تصدیق کرنی (الاسراء: ۳۶، الحجرات: ۱۲، الجن: ۲۶-۲۷، بخاری، مسلم، ابوداود)
(۴۲) عورت کا شوہر کی نافرمانی کرنا (النساء: ۳۴، بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی)
(۴۳) رشتہ ناطہ کاٹنا (النساء: ۱، محمد: ۲۲-۲۳، کتب ستہ)
(۴۴) کپڑوں اور دیواروں وغیرہ میں تصویر کشی کرنا (کتب ستہ)
(۴۵) چغلی غیبت کرنی (ن: ۱۰-۱۱، کتب ستہ)
(۴۶) نوحہ کرنا، کپڑے پھاڑنا اور سینے پیٹنا (بخاری، مسلم)
(۴۷) نسب میں تہمت لگانی (بخاری، مسلم، احمد)
(۴۸) بغاوت اور سرکشی کرنی حق اور اہل حق کو حقیر و ذلیل کرنا (الشوریٰ: ۴۲، بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، مستدرک)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۴۹) تلوار سونت کر خروج کرنا اور گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر قرار دینا (النساء: ۹۳، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

(۵۰) مسلمانوں کو تکلیف دینی اور برا بھلا کہنا (الأحزاب: ۵۸، الہمزہ: ۱، کتب ستہ)

(۵۱) اولیاء اللہ کو تکلیف دینی اور ان سے عداوت کرنی (الأحزاب: ۵۷-۵۸، بخاری، مسلم)

(۵۲) کپڑا تکبر سے ٹخنے کے نیچے رکھنا (لقمان: ۱۸، کتب ستہ (۵۳) مرد کا سونا اور ریشمی کپڑا پہننا (کتب ستہ

(۵۴) غلام کا بھاگنا (مسلم، مستدرک، ابن خزیمہ)

(۵۵) (۵۵) غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا مثلاً کہنا: فلاں سید/شیخ/بابا کے نام (الأنعام: ۱۲۱، مسند احمد، مستدرک)

(۵۶) زمین کے حدود اور علامتیں بدلنی (مسلم، مسند احمد، مستدرک)

(۵۷) صحابۂ کرام کو برا بھلا کہنا (التوبۃ: ۱۰۰، الفتح: ۱۸، الحشر: ۱۰، البینۃ: ۸، بخاری، مسلم، مسند احمد)

(۵۸) گمراہی کی دعوت دینی اور برا طریقہ رائج کرنا (مسلم، نسائی)

(۵۹) بال جوڑنا، گودنا گودوانا اور دانت ترشوانا (بخاری و مسلم) (۶۰) مسلمان بھائی پر لوہا اٹھانا (مسلم)

(۶۱) کسی دوسرے کو اپنا باپ بنا لینا (بخاری، مسلم) (۶۲) بدشگونی لینا (ممکن ہے کہ کبیرہ نہ ہو) (ترمذی، ابوداود، بخاری، مسلم

(۶۳) سونے اور چاندی کا برتن وغیرہ استعمال کرنا (بخاری، مسلم)

(۶۴) ناحق لڑنا جھگڑنا اور ججوں کے پاس ناحق وکالت کرنی (البقرہ: ۲۰۴-۲۰۵، الزخرف: ۵۸، غافر: ۵۶، کتب ستہ

(۶۵) کان، ناک کاٹنا، غلام کو خصی کرنا یا اسے مثلہ کرنا اور اس پر سرکشی اور ظلم کرکے عذاب دینا (النساء: ۱۱۹، کتب ستہ

(۶۶) ناپ اور تول میں کمی کرنی (المطففین: ۱-۶) (۶۷) اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے غافل ہونا (الأنعام: ۴۴، الاعراف: ۹۹)

(۶۸) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا (یوسف: ۸۷، الزمر: ۵۳، الشوریٰ: ۲۸، مسلم، ابوداود)

(۶۹) احسان کرنے والے کی ناشکری کرنی (لقمان: ۱۴، ابوداود، ترمذی، مسند احمد)

(۷۰) زائد پانی سے استفادہ روکنا (الملک: ۳۰، بخاری، مسلم، مسند احمد)

(۷۱) چوپایہ کا چہرہ داغنا (مسلم، ابوداود) (۷۲) جوا کھیلنا (المائدہ: ۹۰-۹۱، بخاری، مسلم)

(۷۳) مسجد حرام میں الحاد کرنا اور اسے حلال کر لینا (الحج: ۲۵، مستدرک، مسند احمد)

(۷۴) جمعہ چھوڑنا تاکہ تنہا پڑھے (مسلم، ابوداود، نسائی)

(۷۵) مسلمانوں کے حالات کی ٹوہ میں رہنا اور غیروں کو اس کی اطلاع دینی (کتب ستہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

- جامعۃ التوحید ایک سلفی معیاری تعلیمی، تربیتی، دعوتی اور رفاہی ادارہ ہے۔
- اس کا قیام ۱۹۴۸ء میں عمل میں آیا۔
- قیام کے بعد مختلف مراحل سے گذرتے ہوئے اب اس نے اپنا ایک وقار بنالیا ہے۔

موجودہ شعبے

(۱) پرائمری (۲) تحفیظ القرآن الکریم
(۳) متوسط (۴) دعوت و تبلیغ
(۵) لائبریری (۶) نشرواشاعت
(۷) رفاہ عام

مستقبل کے منصوبے

(۱) ثانویہ (۲) مدرسۃ البنات
(۳) رفاہی شفاخانہ (۴) تعلیم بالغان